رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا
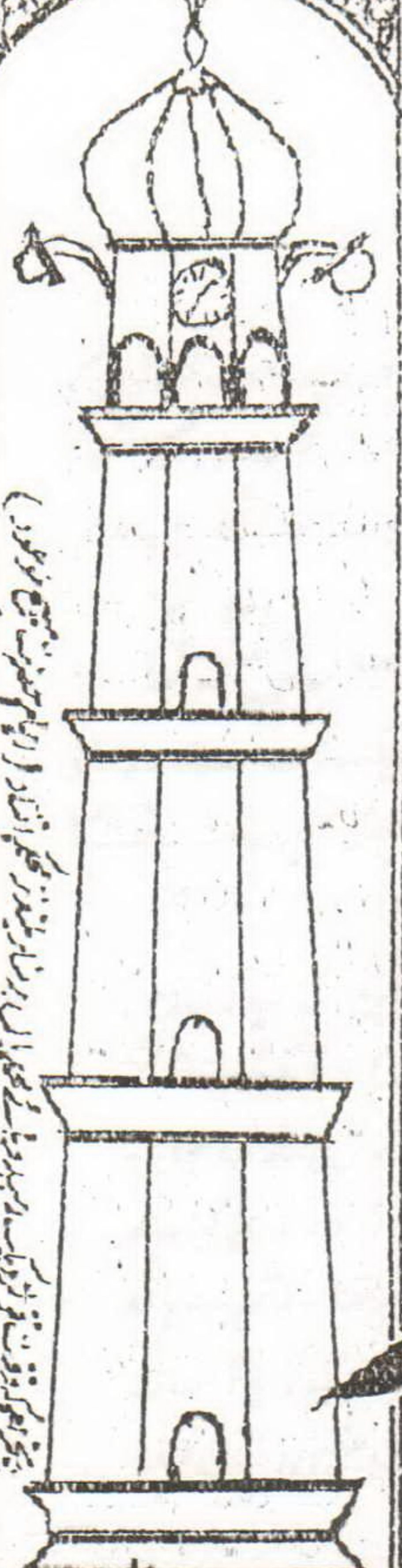
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اخبار الحکم قادیان

ہفتہ وار — دور جدید

چندہ سالانہ

قادیان دارالامان سے ہر ماہ عیسوی کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو خدا کے فضل سے شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲ر

مدیر اعلیٰ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی — مدیر مسئول شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

جلد ۴۳ — مورخہ ۷/۱۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۸ ذوالحجہ ۵ محرم سنہ ۱۳۵۸/۱۳۵۹ھ — نمبر ۵۹۴

چھچھوری حرکات سے احمدیت کا کچھ نہیں بگڑ سکتا

بٹالہ اسٹیشن سے جب گاڑی قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ تو قریب ہی دائیں جانب تھوڑی سی آبادی ہے جہاں ایک مسجد ہے۔ اس مسجد کی قبلہ والی دیوار پر موٹے حروف سے یہ شعر لکھا ہے ؎

کیا مصطفےٰ کے بعد نہ آیا مسیلمہ
پھر قادیاں ہیں کس لئے جھوٹا نبی نہ ہو

مساجد کو اس قسم کے اشعار کے لئے استعمال کرنا اس حدیث نبوی کی تصدیق ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ یہ شعر محض احمدیوں کی دلآزاری کے لئے اس جگہ جلی حروف میں لکھا گیا ہے جن لوگوں نے لکھا ہے۔ ان سے ہم سوائے اس کے کیا کہیں۔ کہ ذرا غور تو فرمایئے۔ تحریک احمدیت پر پچاس سال کا عرصہ [illegible] ادوات جو گئی ترقی ہوئی ... محمد حسین صاحب بٹالوی ایسے عالم قادیان ... روک نہ بن سکے۔ حالانکہ انہوں نے ... ساری طاقت خرچ کردی۔ اب اس قسم کے شعر لکھ کر چھچھوری حرکات سے کیا بنتا ہے۔ ہاں شعر لکھنے والے یہ بھی تو غور کریں۔ کہ شعر خود ان کے عقیدہ کی ہی تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پُرنور کے بعد مسیلمہ ظاہر ہوا تھا۔ پھر چودھویں صدی میں یہ کیا اندھیر ہو گیا۔ کہ مثیل مصطفےٰ تو آیا ہی نہیں۔ اور بقول غیر احمدیوں کے مثیل مسیلمہ آبھی گیا؟ یا تو غیر احمدی اصحاب کو ماننا چاہیئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے مثیل مصطفےٰ کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اسی بناء پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ مثیل مسیلمہ کہتے ہیں۔ یا پھر ان کو یہ ماننا چاہیئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مثیل مسیلمہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت مرزا صاحب سے پہلے نہ مثیل مصطفےٰ پیدا ہوا۔ اور نہ آئندہ پیدا ہو گا۔ اب ان لوگوں کی قسمت میں تو دجال و کذاب ہی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثیل مسیلمہ کہیں۔ یا لکھیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وآخرین منھم کے مطابق حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کے بعد بعض کاذب مدعیان نبوت نے پیدا ہو کر مسیلمہ سے مشابہت اختیار کر لی ہے۔ قدرت نے ہر کان میں پھونک دیا ہے۔ کہ مثیل مصطفےٰ بھی پیدا ہو گیا۔ اور مثیل مسیلمہ بھی۔ مگر بدقسمت لوگ ہیں۔ کہ تریاق کو زہر قرار دیتے ہیں۔ آخر ایسے لوگوں کا بجز اس کے اور کیا انجام ہو گا کہ وہ روحانی ترقیات سے محروم چلے جائیں گے۔ اے خدا تو ان کی آنکھیں کھول۔ اور انہیں اپنے چشمہ شیریں سے حصہ عطا فرما۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تشنہ لب بیٹھے ہو کنارے جو شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری) (الفضل)

... قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم و رفیع تراب منزل الحکم روڈ قادیان دارالامان سے شائع ہوا

ترقی سلسلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی چند پیشگوئیاں

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک زبردست اور عظیم الشان ثبوت ہوتے ہیں۔ وہ جب دنیا میں اپنی رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔ تو ایک زبردست طوفان مخالفت ان کے برخلاف برپا کیا جاتا ہے۔ کیا عالم اور کیا جاہل۔ کیا امیر اور کیا غریب۔ بادشاہ اور کیا رعایا۔ سب حق کو برباد کرنے کے لئے کمر ہمت کس لیتے ہیں۔ شروع شروع میں وہ نرمی اور ملاطفت سے سمجھاتے ہیں۔ کئی کئی قسم کے لالچ پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب دیکھتے ہیں کہ وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنے مشن پر قائم ہیں اور جن عقائد حقہ کی تبلیغ ان کے سپرد کی گئی ہے۔ ان سے سر مو انحراف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو پھر یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ لوگ ان کی بات نہ سنیں۔ اور ان کے زندگی بخش جام سے سیراب ہونے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ اس کے لئے کئی قسم کی باتیں بنانی پڑتی ہیں۔ کبھی کہتے ہیں انہوں نے نعوذ باللہ افترا کیا ہے۔ کبھی انہیں مجنون قرار دیتے ہیں۔ کبھی پیر بننے کی خواہش ان کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ یہ مالدار اور حاکم بننا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ممکن طریق اختیار کر کے دنیا کو ان کی طرف متوجہ ہونے سے روکا جاتا ہے۔ مگر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے ایک قوت لیتے ہیں۔ جو مٹائے نہیں مٹ سکتے۔ اس لئے جو شخص خالی الذہن ہو کر ان کی باتوں کو سنتا ہے وہ ضرور صداقت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی استقامت عطا کی جاتی ہے۔ کہ وہ پھر دنیا کی کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتا۔

علمائے کے فتوے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جب اپنی مسیحیت اور نبوت کا اعلان کیا۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے کر دوسرے سرے تک آپ کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ علماء نے فتوے طیار کئے۔ پیروں اور گدی نشینوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو آپ کی باتیں سننے اور آپ کی تحریریں پڑھنے سے روکنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی پوری اور مکمل کوششیں اس امر میں صرف کیں۔ کہ کوئی شخص ان کے نزدیک نہ پھٹکنے پائے۔ اور وہ خدا جس نے آپ کو ابتدا میں فرمایا تھا۔ کہ میں تجھے تیرے مشن میں زور آور حملوں سے کامیاب کروں گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی روک تیرے لئے سد راہ نہیں ہو سکے گی۔ اس نے آج دنیا پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اب یہ جماعت اس حد کو بالکل عبور کر چکی ہے کہ اس کو کچلا جا سکے۔ حتیٰ کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ آج جبکہ احمدیت کا جھنڈا ابھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصب کیا جا چکا ہے۔ احمدیت اس حد تک ترقی کر چکی ہے کہ اگر ہماری جماعت کے احباب متفقہ طور پر یہ بیاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ میں لگ جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی حالت اور پھر خدا تعالیٰ کے وعدوں اور نصرتوں کو بار بار دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تو دنیا یقیناً یقیناً ہماری آواز پر کان دھرے گی۔ اور حضرت احمد علیہ السلام کے زندگی بخش جام کی روح پرور لذت جس سے ہم لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ یقیناً یقیناً وہ بھی ہماری طرح قسم قسم کی بدعتوں اور گمراہیوں کو خیرباد کہکر خدائے واحد کی پرستش کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پھر دنیا کا سماں بالکل بدل جائے گا۔ چنانچہ ذیل میں حضرت اقدس علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو کہ ان ایام میں حضور علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیں۔ جب کہ آپ بالکل کس مپرسی کی حالت میں تھے۔ اور آج جب کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا میں احمدیت اپنی پوری صداقت اور مذہبی رعب کا سکہ جما چکی ہے۔ خدا ترس لوگ اگر ان الفاظ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو حضور علیہ السلام کی صداقت یقیناً ان کے دلوں پر اثر کرے گی۔

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

۱۔ ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کی بات ہے۔ کہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نئے نئے مولوی بنکر بٹالہ آئے۔ اور بٹالہ کو ان کے خیالات گراں گذرے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان سے مباحثہ کرنے کے لئے مجبور کیا۔ حضور جب مولوی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ تو ایک عام مجمع میں حضور نے مولوی صاحب کو کہا۔ کہ آپ اپنے عقائد بیان کریں۔ چنانچہ جب مولوی صاحب مذکور نے اپنے عقائد بیان کئے۔ تو چونکہ ان میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں تھی۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ کہ لوگ کیا سمجھے لائے ہیں۔ وہ کیا کہیں گے۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس بحث کو ترک کر دیا۔ چنانچہ رات کو اللہ تعالیٰ نے اس ترک بحث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور کو فرمایا۔ کہ

> ”تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے برکت پر برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“

چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

> ”پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے“ (تذکرہ صفحہ ۔۔)

اب غور فرمایئے کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا اس قدر خیال تھا۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا۔ تو خواہ اسے مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی قابل اعتراض بات نظر آتی یا نہ آتی۔ مگر وہ عام مجمع کو ہی خوش کرنے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی طریق بحث کا نکال لیتا۔ مگر حضور نے اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ اور محض خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اس بحث سے اجتناب کیا۔ اور خدا نے جو اس بے نفسی کا صلہ عطا فرمایا۔ وہ بھی کیا عظیم الشان ہے۔ کہ دنیا کے جلیل القدر بادشاہوں کو آپ کی غلامی میں لانے کا وعدہ فرمایا۔ دنیا نے ایک اس بات پر ہنسے گی۔ اور تمسخر کرے گی۔ مگر ہم ہر گز آئے دن خدا تعالیٰ کے زندہ اور زبردست نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ان وعدوں کے متعلق اس ایمان پر قائم ہیں۔ کہ گویا کہ پورے ہو چکے ہیں۔

زبردست روحانی انقلاب کی پیشگوئی

۲۔ حضور علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست روحانی انقلاب کی بشارت دیتے ہوئے چشمہ مسیحی حاشیہ صفحہ ۳۵ پر فرماتے ہیں:۔

> ”ایک کشفی رنگ میں میں نے زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے۔ اور پھر میں نے کہا۔ کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ اس کشف سے مطلب یہ تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے“۔

غلبہ توحید کی پیشگوئی

۳۔ پھر حضور الاستہار مستقیماً لوحی اللہ اظہار مورخہ ۱۴ امر جولائی ۱۸۹۷ء میں غلبہ توحید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

> ”میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولیٰ اور میرا اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریب ہے۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گی۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا۔ جب تک وہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی“

احمدیت تمام دنیا پر غالب آ جائیگی

۴۔ پھر فرماتے ہیں:۔

یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا۔ کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام آگے جھکتی ہیں۔ سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے۔ کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور عالم کشف میں مجھے بادشاہ دکھلائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ ہیں۔ جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔ منہ)

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

ہمارا سلسلہ قیامت تک غالب رہے گا

۵۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو۔ کہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین اور آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رہے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی...... یاد رکھو۔ کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا.... ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مرینگے....... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی...... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کا غلبہ بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دم اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴ و ۶۵)

مندرجہ بالا چند پیشگوئیاں میں نے بطور مثال ذکر کی ہیں۔ ورنہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور تقریروں سے تمام پیشگوئیوں کو اکٹھا کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

خاکسار۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ۔ حال کارکن تالیف و تصنیف۔ قادیان

وصیتیں

وصیت نمبر ۵۵۴۷

میں طفیل محمد ولد نبی بخش قوم راجپوت پیشہ رنگریز عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۶ء ساکن بنگہ ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ = ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش ۱۱ فروری ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تقریباً پانچ روپے ماہوار ہے۔ اوسطاً ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

والسلام

گواہ شد: جلال الدین امینی۔ حال رخصتی کارکن محکمہ دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ بنگہ ضلع جالندھر ۱۱ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش ۱۱ فروری ۱۹۴۰ء

العبد:۔ طفیل محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بنگہ۔ ضلع جالندھر ۱۱ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش ۱۱ فروری ۱۹۴۰ء

وصیت نمبر ۵۵۵۵

میں کمال الدین ولد محمد الدین قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر ... تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگہ ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش = ۱۴ فروری ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ بندہ کے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ فی الحال تقریباً پانچ روپے ماہوار اوسطاً ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر وقت وفات میری کوئی بھی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ نیز آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں اطلاع دیتا رہوں گا۔

گواہ شد:۔ محمد [illegible] الدین سیکرٹری امور عامہ و خارجہ انجمن احمدیہ بنگہ۔ بقلم خود

العبد:۔ کمال الدین احمدی بنگہ بقلم خود

گواہ شد:۔ فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر۔ بقلم خود۔ 14-2-40

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مینیجر صاحب الحکم قادیان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

انتباع و انقطاع

محمد عبد اللہ عرف ایرانی دھوکہ باز اور خطرناک انسان ہے۔ بھائی کی سوا سال کی طولانی بیماری میں نہ صرف یہ کہ اسکی تیمارداری نہیں کی۔ بلکہ اس پر کئی مقدمات دائر کر رکھے ہیں۔ لہذا ہمارا اس کا انقطاع ہے۔ اسکے حسابات کے ہم ذمہ دار نہیں۔

عنایت اللہ و حشمت عبد اللہ برادران

عنایت اللہ مدرس عربی حال رخصتی۔ بٹالوی دروازہ۔ قادیان

بیماری زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ خواب تو مبشر ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کس طرح آرام ہوگا۔ اس کے بعد دو ماہ تک میں سخت بیمار رہا۔ آخر کار آرام ہوگیا۔ الحمد للہ۔ اس وقت میری عمر پچاس سال کی تھی۔ اور تیس سال سے حقہ کا عادی تھا۔ جب مجھ کو اس بیماری سے صحت ہو رہی تھی۔ تو مجھ کو خواب آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تخت پر تشریف فرما ہیں۔ اور لوگ حضور کے چاروں طرف حلقہ لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حقہ پی رہے ہیں۔ چونکہ مجھ کو بھی حقہ پینے کی عادت تھی میں حضرت صاحب سے چھپ کر لوگوں کی پشت کی طرف سے حقہ کا کش لیا۔ گو بہت آہستہ آہستہ تاکہ حضرت کو معلوم نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس نے دیکھ لیا۔ اور میرے ہاتھ پر قمچیاں لگائیں۔ معلوم کرنے پر کہ دوسرے لوگ حقہ پی رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ غیر احمدی ہیں۔ بس اس روز سے میں نے حقہ پینا ایسا چھوڑا۔ کہ آج تک نام نہیں لیا۔ نہ مجھے کبھی خیال آیا۔ اور نہ کوئی تکلیف ہوئی۔ سنہ ۱۷ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہمارے محلّہ کے غیر احمدی امام مسجد نے دو محلّہ کے غیر احمدیوں کے خلاف جو باپ بیٹا تھے۔ حبس بے جا کی نالش کر دی۔ مقدمہ چلتا رہا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں۔ کہ کس عدالت میں مقدمہ ہے۔ اور کیا کچھ اس میں ہو رہا ہے۔ ایک رات کو مجھے خواب آیا۔ کہ میں تحصیل میں بیٹھا ہوں۔ تحصیلدار صاحب نے میرے آگے مثل مقدمہ مذکور ڈال دی۔ اور میں نے مثل میں حکم پڑھ کر معلوم کیا۔ کہ ہر دو ملزمان باپ بیٹے پر سَو سَو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ صبح کو میں اٹھا اور قرآن شریف کی تلاوت کے بعد قرآن شریف کے گتے پر یہ خواب لکھ دیا۔ اور تاریخ لکھ دی۔ دفتر بھی چلا گیا۔ دو بجے دن کے جب میں نماز ظہر پڑھ کر واپس دفتر آ رہا تھا۔ مجھے کسی شخص نے کہا۔ آپ کے محلّہ کے دو آدمیوں پر جو مقدمہ تھا۔ اس میں تحصیلدار نے ان پر سَو سَو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ مجھے خواب کے صحیح ہونے پر خوشی ہوئی۔ پیر جی محمد علی شاہ میرے ماتحت کلرک تھے۔ جو میرے مکان کے پاس ہی رہتے تھے۔ آج کل انکم ٹیکس آفیسر ہیں۔ ان کو میں اپنے ساتھ دفتر سے اپنے مکان پر لایا۔ اور قرآن شریف پر لکھا ہوا خواب دکھلایا۔ جس پر اسی صبح کی تاریخ درج تھی۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ اور کہا خواب حرف بحرف درست نکلا۔ اور بہت ہی محظوظ ہوئے۔

۱۹۲۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریک تعمیر مسجد لنڈن پر جماعت انبالہ کی مستورات نے بڑی خوشی سے اپنے زیورات عطا کئے۔ جن کو فروخت کر کے بقدر دو سو پینتالیس روپیہ روانہ قادیان کئے گئے۔

۱۹۲۳ء میں حضرت صاحب نے ملکانوں کے ارتداد سے حفاظت کے لئے ایک تحریک جاری فرمائی جس کا نام ملکانہ تحریک تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ سو احمدی ملکانوں کے علاقوں میں اپنے خرچ پر جا کر ملکانوں کو ارتداد سے بچا کر ثواب حاصل کریں اور اسلام کے مسائل اور خوبیاں ان کو بتلا دیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر خواہ احمدی ملازم ہو یا غیر ملازم تین ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرے۔ چنانچہ میں نے اپنے لڑکے عبدالحمید کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ وہ آگرہ علاقہ سادھن میں تین ماہ تک مقیم رہا۔ اور میں پچیس روپیہ ماہوار خرچ اسی کام کے لئے [illegible] لکھنے چندہ دیا۔ چونکہ یہ کام ایک عرصہ تک جاری رہا اور بہت ناخوش اور کامیاب ہوا۔ اب بھی وہاں پر مسجد اور مدرسہ جاری ہے۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں ۱۹۰۰ء میں میری تنخواہ پچیس

ٹریزری کلرک ایک سو بیس روپیہ تھی۔ جنگ عظیم کے بعد ۱۹۱۹ء میں سب ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ ہوا۔ اور ٹائم سکیل ہوگئی۔ اس طرح پر میری تنخواہ ایک سو بیس روپیہ سے دو سو پچیس روپیہ ہوگئی۔ ۱۸۹۳ء میں اللہ تعالیٰ نے جو والد صاحب مرحوم کے ذریعہ خواب میں ظاہر فرمایا تھا۔ کہ گھبراؤ مت اللہ تعالیٰ بہت کچھ دیگا۔ حرف بحرف پورا ہوا۔ الحمد للہ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء سے میں نے پوری تنخواہ پر آٹھ ماہ کی رخصت لے لی۔ اور پھر یکم مارچ ۱۹۲۴ء سے پنشن پر ریٹائر ہوگیا۔ پنشن ایک سو بارہ روپے آٹھ آنہ ماہوار مقرر ہوئی۔

۱۹۱۹ء میں بابو عبدالغنی صاحب۔ میاں عبداللہ۔ میاں غلام محمد فیروز الدین دو کس اور تھے۔ ان سات صاحبان نے باہر پنجاب سے آکر انبالہ شہر میں آئیل انجن ورکس پیسنے کے لئے مشترکہ طور پر نصب کیا۔ جنگ عظیم سے متصل زمانہ تھا۔ ہر ایک تجارت بڑے فائدے کے ساتھ چل رہی تھی۔ اس لئے ان دوستوں کو تجارت میں دو سال میں بہت فائدہ رہا۔ چنانچہ ایک سال میں بابو عبدالغنی صاحب کے حصہ میں سات ہزار روپیہ آیا۔ افسوس ان کا مشترکہ کام زیادہ دیر تک نہ چل سکا۔ علیحدہ علیحدہ تین چار کارخانہ کر دیئے۔ بابو عبدالغنی صاحب تجارت کے فوائد بیان کیا کرتے تھے۔ اور میں نے خود بھی دیکھ کر کہ ہر حصہ دار کو بہت کچھ فائدہ ہو رہا ہے۔ بابو عبدالغنی صاحب نے میرے سے کہا۔ کہ تم میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ فائدہ کا کام ہے۔ میں نے بھی خیال کیا۔ کہ میں پنشن پر ہوشیار رہنے والا ہوں اور بیکار رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ نہ کچھ شغل چاہیئے۔ میں نے کہا کہ میں غور کروں گا۔ دو ہزار روپیہ جو میرے پاس تھا۔ وہ پہلے ہی میں نے بابو عبدالغنی کی معرفت اس مشترکہ کارخانہ میں لگا دیا تھا۔ اس طرح پر بابو عبدالغنی صاحب سات ہزار روپیہ اپنا دو ہزار میرا معہ منافع لے کر علیحدہ ہوگئے۔ اور فیروز الدین کے ساتھ جو سابق حصہ دار تھا شراکت کر لی۔ اور ایک آئیل انجن ہر دو نے سات ہزار روپیہ میں خرید کیا۔ اور مکان تین سو روپیہ سالانہ کرایہ پر لے کر انجن اس میں نصب کر دیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد فیروز الدین نے شراکت کو فسخ کر دیا۔ بابو عبدالغنی صاحب پھر میرے سے شراکت اور ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے کہنے لگے۔ آخر میں نے منظور کر لیا۔ اور دس ہزار روپیہ قرض لیا۔ اور اس طرح پر میرا کل روپیہ بارہ ہزار ہوگیا۔ منافع میں تین حصے میرے اور دو حصے بابو صاحب کے قرار پائے۔ ۱۹۲۴ء میں مجھ کو چار ہزار پانچ سو روپیہ پراویڈنٹ فنڈ کا ملا۔ اسی روز یہ روپیہ میں نے فوراً قرض خواہ کو دیدیا تاکہ قرض کا روپیہ کم ہو جاوے۔ عام طور پر جیسا کہ بابو صاحب نے مجھے یقین دلایا تھا۔ کہ اس کام میں اصل رقم کو بالکل خطرہ نہیں ہے بلکہ خاطر خواہ فائدہ کا کام ہے۔ یہ سچ ہے۔ مگر اس صورت میں کہ ذاتی خرچ کو ضبط اور انتظام کے اندر رکھا جائے۔ اور آمد سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے۔ بابو صاحب اپنا ماہوار خرچ کارخانہ سے لیتے رہے۔ میں اپنا خرچ آپ چلاتا رہا۔ پانچ سال تک [illegible] کام کیا۔ ہر سال فائدہ بھی ہوا۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ نومبر ۱۹۲۷ء میں آنکھوں کا اپریشن کرانے کے لئے موگا چلا گیا۔ [illegible] کے بعد وہاں سے واپس آیا۔ دو مہینے تک میں مکان کے اندر ہی رہا۔ بابو عبدالغنی صاحب نے اس عرصہ میں حاجی پیراں بخش صاحب سے روپیہ لے کر ان کے ساتھ حصہ کر لیا۔ اور مجھے جواب دیدیا۔ سات ہزار کے قریب روپیہ کارخانہ میں لگا رہا۔ حاجی پیراں بخش صاحب کے ساتھ بابو عبدالغنی صاحب کی حصہ داری کا کیا حشر ہوا یہ لمبا قصہ ہے چھوڑتا ہوں۔ [illegible] تین سال میں میرا تین ہزار روپیہ واپس کیا۔ چار ہزار چار سو پچاسی روپے کے قریب روپیہ بابو صاحب کے ذمہ اب تک باقی ہے۔ جس کی بابت بابو صاحب نے ۱۹۳۰ء میں لکھ کر میرے پاس

آرڈر کر دیا۔ اور چار آنہ فی روپیہ نفع دینے کا وعدہ تحریر فرمایا۔ اس عرصہ میں دو سو چار روپیہ وصول ہوئے۔ اور ایک پندرہ روپیہ میں نے ان کو بوجہ ضرورت خرچ دیئے۔ اس طرح پر صرف میرے پاس نوّے روپیہ رہے۔ علاوہ ازیں بابو صاحب بڑے مخلص اور سرگرم احمدی ہیں۔ روزمرہ درس قرآن شریف و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں آکر دیتے ہیں۔ اس طرح پر میں بابو صاحب سے بڑا خوش ہوں۔ اسی واسطے میں نے کبھی سختی سے بابو صاحب سے تقاضا نہیں کیا۔ اگر کوئی بات اس بارہ میں ان کو کہنے کی ضرورت ہوئی تو علیحدگی میں کہہ دیتا ہوں۔ باقی یہ بات کہ میں تحریر میں کیوں اس معاملہ کو لایا۔ وہ اس وجہ سے کہ دوسرے بھائی اور دوست سوچ سمجھ کر کسی کے ساتھ آئندہ شراکت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ کہ ستمبر ۱۹۲۸ء میں درس قرآن شریف فرمائیں گے۔ چاہیئے کہ جو دوست آسکتے ہیں۔ وہ ضرور آکر مستفیض ہوں۔ چنانچہ میں اور بابو عبدالغنی صاحب ستمبر ۱۹۲۸ء میں قادیان حاضر ہوئے۔ اور پورا ایک ماہ حضرت صاحب کے درس سے مستفیض ہوتے رہے۔

۱۹۲۵ء میں پھر طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ غیر احمدیوں نے اپنے مولوی کو بلا کر وعظ کرانے شروع کئے۔ مولوی جو ایک مشہور بدزبان مولوی تھا۔ اس نے شہر کے ہر محلہ میں منافرت پھیلائی۔ اور خصوصاً ہمارے محلہ میں کئی ماہ تک وعظ کر کے لوگوں کے دلوں کو زہر آلود اور متنفر کر دیا۔ [illegible] اگر کوئی احمدی اکیلا مسجد میں نماز پڑھنے چلا جاتا۔ تو اس کا لوٹا پھوڑ دیتے اور دشنام دہی کرتے۔ اور خواہ مخواہ لڑائی شروع کر دیتے۔ مارچ ۱۹۲۵ء میں محلہ کے غیر احمدیوں نے درخواست زیر دفعہ [illegible] میرے اور چند احمدیوں کے خلاف دی۔ کہ احمدی مسجد میں آکر نماز پڑھتے ہیں۔ جس سے ہمارا فرش اور لوٹے وغیرہ خراب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ احمدی خارج از اسلام ہیں۔ سب انسپکٹر پولیس تحقیقات کے لئے مقرر ہوا۔ اس نے رپورٹ کر دی۔ کہ زیر دفعہ [illegible] فریقین کی ایک سال کے لئے حفظ امن کی ضمانتیں لی جاویں۔ کیونکہ فریقین کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ عدالت کے اس استفسار پر کہ تم کیوں پختہ باغ کی مسجد میں زبردستی نماز پڑھتے ہو۔ اگرچہ بقول ایک سنت جماعت تم اسلام سے خارج ہو۔ اس وجہ سے تمہارے فریق اور دوسرے فریق میں نقص امن کا اندیشہ ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم سے ضمانت حفظ امن ایک سال کے لئے پانچ سو روپیہ کی نہ لی جاوے۔ میں نے جواب تحریر کروایا۔ کہ مسجد متنازعہ شاملات ہے۔ ہمارے بزرگوں نے چندہ دیا۔ اور ہمراہ فریق ثانی اس مسجد کو بنایا۔ ہم اس مسجد میں ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور فیصلہ ثالث کے مطابق برابر اکیلے اکیلے اس مسجد میں نماز پڑھتے رہے ہیں۔ فیصلہ ثالث میں درج ہے کہ ہم اہل اسلام ہیں۔ اور اب ہائی کورٹ نے بھی یہی فیصلہ کر دیا ہے کہ احمدی مسلمان ہیں۔ فریق ثانی کو کوئی حق ہم کو اس مسجد سے نکالنے کا نہیں ہے۔ ہر ایک مسلمان ہر ایک فرقہ کا ہر ایک مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہم نے کبھی جھگڑا نہیں کیا۔ اندیشہ نقص امن ہمارے سے نہیں ہے۔ بلکہ فریق ثانی سے ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔ ہماری کوئی مسجد علیحدہ نہیں۔ [illegible] میں نماز با جماعت ادا کرتے ہیں۔ میرے اس بیان کی تائید محلہ کے معزز گواہان نے کی۔ فریق ثانی کے گواہان نے بیان دیا کہ قادیانی فرقہ کے مسلمان نہیں ہیں۔ اور نہ وہ مسلمانوں کی مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ منشی محمد یعقوب گواہ اور قاضی [illegible] جو اس وقت نائب تحصیلدار ریاست پٹیالہ ہیں۔ جو حضرت [illegible] کے مصنف ہیں